جاسوسی ڈائجسٹ : نومبر 1985
آخری مشن
مصنف : رونالڈ ایف ڈرکر
مترجم : اقبال کاظمی
سیف الملوک عباسی - محمد نعمان
عقیل قریشی - محمد سجاد بھٹی

آخری مشن

اقبال کاظمی

وہ انسان کے رُوپ میں ایک درندہ تھا۔ اس عفریت کو ٹھکانے لگانے کے لیے کئی منصوبے بنائے گئے مگر وہ سب ناکامی سے دوچار ہوئے۔ بالآخر وطن کی محبت میں دیوانے ایک شخص نے اس درندہ صفت نازی کو ٹھکانے لگانے کا بیڑہ اٹھایا

کیا وہ اپنے مشن میں کامیاب ہوا؟ دوسری جنگِ عظیم کی ایک حیرت خیز کہانی

تاریک فضا میں گردش کرتے ہوئے طیارے کو دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ یا تو وہ اپنے مقررہ راستے سے بھٹک چکا ہے یا اسے لینڈنگ میں دشواری پیش آ رہی ہے۔ پائلٹ متجسّس نگاہوں سے نیچے دیکھ رہا تھا لیکن تاریکی میں اسے کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"تاریکی میں کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا۔ ہمیں بلائنڈ لینڈنگ کرنا پڑے گی۔" پائلٹ پیچھے مڑ کر دیکھتے ہوئے بولا۔

طیارے کے پچھلے حصّے میں بیٹھا ہوا جیک کالاہن سگار کے کش لگاتے ہوئے نیچے تا حدِ نگاہ پھیلی ہوئی تاریکی میں جھانک رہا تھا۔ یہ فروری ۱۹۴۴ء کی رات تھی۔ سردی کی شدّت سے رگوں میں خون تک منجمد ہوا جا رہا تھا۔ دفعتاً اس کی آنکھوں میں چمک سی اُبھر آئی۔ نیچے بہت دُور تاریکی میں دو زرد سی روشنیاں دیے کی طرح ٹمٹماتی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ یہ مدھم روشنیاں جنگل میں اس رن وے کی نشاندہی کر رہی تھیں جو فرانس کی زیرِ زمین مزاحمتی تحریک کے کارکنوں نے تیار کیا تھا۔ رن وے ناہموار کچی سی زمین پر مشتمل تھا اور وہ دو روشنیاں صرف اس جگہ کی نشاندہی کر رہی تھیں جہاں سے رن وے شروع ہوتا تھا۔ اس جگہ زمین کی سطح سے پہیّے چھونے کے بعد طیارے کو کہاں تک لے جایا جا سکتا تھا؟ اس سلسلے میں پائلٹ کی معلومات صِفر کے برابر تھیں۔ اسے لینڈنگ کے لیے اپنی سمجھ بوجھ سے کام لینا تھا۔

"لعنت ہو! ہمیں موت کے کنویں میں چھلانگ لگانی پڑے گی۔" جیک سگار کا کش لگاتے ہوئے بڑبڑایا۔

"کیا؟ کیا کہا؟" پائلٹ کی آواز سنائی دی۔

"کچھ نہیں۔" جیک چیخا۔ "نیچے دو روشنیاں نظر آ رہی ہیں جو غالباً

رن وے کی نشاندہی کر رہی ہیں۔"
"ہاں، میں دیکھ چکا ہوں اور اب ہم لینڈنگ کرنے والے ہیں۔" پائلٹ نے جواب دیا۔
طیارہ فضا میں ایک مختصر سا چکر کاٹنے کے بعد نیچے جھکنے لگا۔ تاریکی میں غیر ہموار رن وے پر لینڈنگ کی کوشش کرنا اگرچہ خودکشی کے مترادف تھا مگر اس طیارے کے پائلٹ کا شمار برطانیہ کی رائل ایئر فورس کے چند بہترین پائلٹوں میں ہوتا تھا اور اس مشن کے لیے خاص طور پر اس کا انتخاب کیا گیا تھا۔ پہیوں کے زمین چھوتے ہی طیارہ ایک زبردست جھٹکے سے ہوا میں اُچھلا۔ اس کے ساتھ ہی وہ دائیں طرف جھک گیا تھا مگر پائلٹ نے بڑی مہارت سے اس کا توازن برقرار رکھا اور طیارہ سیدھا ہو کر رن وے پر دوڑنے لگا۔ جیک کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی ناہموار راستے پر کسی تیز رفتار ٹرک میں سفر کر رہا ہو۔ جیک نے باہر جھانک کر دیکھا، چند انسانی ہیولے درختوں سے نکل کر طیارے کی طرف دوڑتے ہوئے نظر آئے۔ ان کی تعداد چھ تھی اور ان کے پیچھے ایک چھوٹا سیڑون ٹرک بھی تھا۔ طیارہ رن وے کے آخری سرے پر درختوں کے قریب پہنچ کر رُک گیا۔ جیک دروازہ کھول کر نیچے اترا اور طیارے میں رکھا ہوا سامان اُٹھا اُٹھا کر نیچے پھینکنے لگا۔ اس دوران وہ ٹرک اور انسانی ہیولے بھی قریب پہنچ گئے۔ وہ جرمنوں کے خلاف زیرِ زمین مزاحمتی تحریک کے رکن تھے۔ وہ سب طیارے سے اتارا جانے والا سامان اٹھا اٹھا کر ٹرک میں لادنے لگے۔ اس سامان میں اسلحے کی پیٹیوں کے علاوہ غوطہ خوری کا سامان اور آکسیجن ٹینک وغیرہ شامل تھے۔ جیک نے گھوم کر اطراف کا جائزہ لیا۔ یہ علاقہ دراصل انگوروں کے باغات پر مشتمل تھا، جہاں بیلیں کاٹ کر یہ مختصر سا رن وے بنایا گیا تھا۔ وہ دوبارہ اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گیا لیکن اسی دوران ایک طویل قامت سائے کو تاریکی سے نکل کر اپنی طرف آتے دیکھ کر چونک سا گیا۔
وہ ماریہ تھی۔ مضبوط جسم، لمبا قد، سنہرے بال اور سیاہ آنکھیں۔ ماریہ کا شمار بلاشبہ فرانس کی چند گنی چنی حسین ترین لڑکیوں میں کیا جا سکتا تھا۔ ایسی لڑکیاں عام طور پر زندگی کی وہ راہ اپناتی ہیں جہاں انھیں ہر قسم کی آسائش حاصل ہو مگر ماریہ نے بڑی کٹھن اور خطرناک راہ اپنائی تھی۔ وہ اپنے علاقے کی اینٹی نازی تحریک کی سربراہ تھی۔ نازیوں کے خلاف مزاحمتی اور تخریبی کارروائیوں میں اس کا مختصر سا گروہ ہمیشہ پیش پیش رہا تھا۔ یوں تو پورے فرانس میں جرمنوں کو زیرِ زمین مزاحمت کا سامنا تھا لیکن ماریہ کا نام ان کے لیے ہوا بن چکا تھا۔
"تم بیس منٹ لیٹ ہو۔" ماریہ، جیک کے قریب پہنچ کر بولی۔ اس کی آواز سرگوشی سے زیادہ نہیں تھی۔ "نازیوں کو اس علاقے میں کسی قسم کی خفیہ سرگرمیوں کا شبہ ہو چکا ہے۔ گشتی پارٹیاں ان اطراف کے چکر لگاتی رہتی ہیں۔ کوئی پارٹی کسی بھی لمحہ اس طرف آسکتی ہے۔ ہمیں جلد سے جلد یہاں سے رخصت ہو جانا چاہیے لیفٹیننٹ!"
"سنو!" جیک اسے گھورتے ہوئے بولا۔ "آئندہ جب میں اس بدترین موسم میں اس کھٹارا ہوائی جہاز میں فرانس کے لیے روانہ ہوں گا تو اس بات کا خیال رکھوں گا کہ مقررہ وقت پر پہنچ سکوں تاکہ تم جیسی حسیناؤں کو انتظار کی زحمت نہ اٹھانا پڑے۔ اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ....."
جیک کو جملہ پورا کرنے کا موقع نہ مل سکا۔ ان کے چاروں طرف تاریکی میں لپٹے ہوئے درخت اچانک ہی آگ اُگلنے لگے تھے۔ خاموش فضا دھماکوں کی آواز سے گونج اٹھی تھی۔
"نازی ٹروپ!" ماریہ کے ساتھیوں میں سے کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔
جیک تیزی سے اس طرف گھوم گیا۔ جرمن فوجی آٹو میٹک رائفلوں سے فائر کرتے ہوئے آندھی اور طوفان کی طرح ان کی طرف لپک رہے تھے۔ اپنی ہی رائفلوں سے خارج ہونے والے شعلوں کی روشنی میں ان کے چہروں پر درندگی نمایاں تھی۔ ان کی برسائی ہوئی بیشتر گولیاں طیارے کی باڈی میں پیوست ہو رہی تھیں۔ بعض گولیاں طیارے کے پچھلے حصے میں لگی تھیں جہاں فیول ٹینک موجود تھا۔
اس مشن پر روانہ ہونے سے پہلے جیک کو اس قسم کی صورتِ حال سے نمٹنے کے لیے خصوصی تربیت دی گئی تھی اور وہ بڑی آسانی سے جوابی کارروائی کر سکتا تھا لیکن اس کے برعکس اس نے بڑی عجلت کا مظاہرہ کرتے ہوئے طیارے سے اتارا جانے والا آکسیجن ٹینک اُٹھا کر ٹرک پر لاد دیا اور ماریہ کی طرف مُڑتے ہوئے چیخا۔
"ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ہمارے سامنے فرار کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے۔ بھاگو۔ جلدی!"
گولیاں اس کے سر کے اُوپر سے گزر رہی تھیں۔ وہ ماریہ کو دھکیلتا ہوا ٹرک کی طرف دوڑا۔ ماریہ کے ساتھیوں نے بھی ان کی تقلید کی لیکن ان میں سے ایک بھیانک انداز میں چیختا ہوا ڈھیر ہو گیا۔ سامنے سے آنے والی ایک گولی نے اس کی کھوپڑی کے پرخچے اُڑا دیے تھے۔ وہ شخص جیک کے آگے گرا تھا۔ جیک اس سے اُلجھ کر گرتے گرتے بچا۔ اس دوران ڈرائیور ٹرک کو حرکت میں لا چکا تھا۔ جیک نے دوڑتے ہوئے دروازہ پکڑ کر فٹ بورڈ پر پیر رکھ دیا۔ ڈرائیور نے پوری قوت سے ایکسلریٹر دبا

دیا۔ ٹرک کا رُخ ان جرمنوں کی طرف تھا جو وحشیانہ انداز میں فائرنگ کر رہے تھے۔

انگور کے باغات میں لڑی جانے والی یہ لڑائی یک طرفہ رنگ اختیار کر گئی۔ جرمنوں کو ہر لحاظ سے ان پر فوقیت حاصل تھی۔ ماریہ کے ساتھی اپنا دفاع کرتے ہوئے طیارے کی پچھلی طرف پناہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن سامنے سے آنے والی گولیوں کی بوچھار نے ان کے جسم چھلنی کر دیے۔

ٹرک نہایت تیز رفتاری سے جرمنوں کی طرف بڑھ رہا تھا جیک ابھی تک فٹ بورڈ پر لٹکا ہوا تھا۔ اس نے یہ بات خاص طور پر نوٹ کر لی تھی کہ جرمن حملہ آوروں کی زیادہ توجہ طیارے کی طرف تھی۔ طیارے کے پائلٹ نے ایک بار پھر انجن اسٹارٹ کر دیا تھا۔ وہ طیارے کو یہاں سے نکال لے جانا چاہتا تھا۔ اب تک اگرچہ متعدد گولیاں طیارے میں پیوست ہو چکی تھیں مگر اسے کوئی خاص نقصان نہیں پہنچا تھا لیکن طیارے نے جیسے ہی رن وے پر دوڑنا شروع کیا، گولیوں کی بوچھار اس کے فیول ٹینک پر پڑی اور دوسرے ہی لمحے فضا ایک خوفناک دھماکے سے لرز اٹھی۔ طیارے کے پرخچے اُڑ گئے اور اس کے ٹکڑے.... آگ کے گولوں کی طرح چاروں طرف اُڑتے ہوئے نظر آنے لگے۔ طیارے کا جلتا ہوا ایک ٹکڑا ٹرک کی ونڈ شیلڈ پر لگا۔ چھناکے کی آواز سے ونڈ شیلڈ کی کرچیاں بکھر گئیں۔ خوش قسمتی سے شیشے کے ان ٹکڑوں سے کسی کو نقصان نہیں پہنچا تھا۔

ٹرک کے فرانسیسی ڈرائیور آرنکس نے طیارے کا جلتا ہوا وہ ٹکڑا اٹھا کر باہر پھینک دیا اور اسٹیئرنگ ایک دم گھمانے کے ساتھ ہی ایک بار پھر پوری قوت سے ایکسلریٹر دبا دیا جیک اس دوران ٹرک کے اندر پہنچ چکا تھا لیکن جھٹکا لگتے ہی وہ ماریہ کو ساتھ لیے ٹرک کے پچھلے حصے میں جا گرا۔ تیز رفتار ٹرک کئی نازی فوجیوں کو کچلتا ہوا آگے نکل گیا۔ بیشتر جوان فوجی، جو اُچھل کر ایک طرف ہٹ گئے تھے اب پوری شدت سے ٹرک پر فائرنگ کر رہے تھے۔

"نیچے جُھک جاؤ!" جیک، ماریہ کی طرف دیکھتے ہوئے چیخا جو غالباً اسٹین گن سنبھالے اٹھ کر جرمنوں پر جوابی فائرنگ کرنا چاہتی تھی۔

ٹرک ایک درخت سے ٹکرایا اور لہراتا ہوا ایک کشادہ پگڈنڈی پر پہنچ گیا۔ ان کی قسمت اچھی تھی کہ درخت سے ٹکرانے کے بعد ٹرک اُلٹا نہیں تھا۔ ڈرائیور نے مہارت کا ثبوت دیتے ہوئے فوراً ہی اسٹیئرنگ پر قابو پا لیا تھا۔ دفعتاً ٹرک کے راستے میں ایک جرمن فوجی کو دیکھ کر جیک بُری طرح چونک گیا۔ وہ فوجی اسٹین گن تانے کھڑا تھا۔ ڈرائیور نے ذہانت کا ثبوت دیتے ہوئے ہیڈ لیمپس آن کر دیے۔ اچانک تیز روشنی ہو جانے سے جرمن فوجی بدحواس ہو گیا اور اس سے پہلے کہ اسے سنبھلنے یا فائر کرنے کا موقع مل سکتا، ٹرک نے اُسے زوردار ٹکر ماردی اور اسے کچلتا ہوا گزر گیا۔

ٹرک تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا اس مقام سے بہت دُور نکل گیا جہاں جیک کو زندگی کے ان خوفناک ترین لمحات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اس ہنگامے میں اس کے علاوہ صرف ماریہ اور آرنکس ہی زندہ بچ سکے تھے جبکہ طیارے کے پائلٹ کے ساتھ ماریہ کی پارٹی کے چھ آدمی مارے گئے تھے۔ جیک کا اندازہ تھا کہ جرمن فوجیوں سمیت اس معرکے میں تقریباً تیس آدمی کام آئے تھے۔ ٹرک درختوں کے سائے میں ناہموار اور تاریک سڑک پر دوڑ رہا تھا۔ جیک نے جیب سے سگار نکال کر سلگا لیا اور کش لگاتے ہوئے ماریہ اور آرنکس کی طرف دیکھنے لگا۔

"ابھی کتنی دور اور جانا ہوگا؟" جیک نے یہ سوال کسی ایک کو مخاطب کرتے ہوئے نہیں کیا تھا۔ "راستے میں جرمنوں کی کوئی اور پٹرول پارٹی نہ گھیر لے!"

"اب فوری طور پر اس کا کوئی خطرہ نہیں۔" ماریہ نے جواب دیا۔ "اور ہمیں زیادہ دور بھی نہیں جانا۔ ہم جلد ہی بوٹ ہاؤس پہنچنے والے ہیں۔"

جیک نے مزید کوئی سوال نہیں کیا اور وہ سگار کے کش لگاتا ہوا سامنے دیکھتا رہا۔ ٹرک ایک ہی رفتار سے دوڑ رہا تھا۔ آرنکس نے کسی موڑ پر بھی رفتار کم کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی جس کے نتیجے میں ماریہ اور جیک کئی مرتبہ اپنی سیٹوں سے گرتے گرتے بچے۔ تقریباً دو گھنٹے پہلے ماریہ نے کہا تھا کہ جلد ہی پہنچنے والے ہیں لیکن فاصلہ کسی طرح سمٹ ہی نہیں رہا تھا۔

آسمان پر پو پھوٹ رہی تھی اور دن کا اجالا رات کی تاریکی پر غالب آنے لگا تھا بالآخر سورج کی پہلی کرن کے ساتھ ہی وہ اپنی منزل پر پہنچ گئے۔ جھیل لوکلیئر کے کنارے فرانس کا وہ علاقہ ابھی تک جرمنی ہی کے قبضے میں تھا اور اسے قطعی طور پر محفوظ نہیں کہا جا سکتا تھا کیونکہ اسکے نواح میں بھی فرانسیسی چھاپا ماروں اور جرمن فوجی دستوں میں جھڑپیں ہوتی رہتی تھیں۔

جھیل کے کنارے لکڑی کے تختوں کا بنا ہوا وہ بوٹ ہاؤس کسی طرح بھی قابل تعریف نہیں تھا۔ اندر داخل ہوتے ہی ناگوار سی بو جیک کے نتھنوں سے ٹکرائی۔ یہ بو سیلن کی وجہ سے تھی۔ بوٹ ہاؤس میں جھولوں کی طرح تین چار بستروں کے علاوہ ضرورت کی چند چیزیں اور ایک ایچ۔ ایف ریڈیو بھی تھا جس پر ایک خاص فریکوئنسی پر لندن میں اتحادیوں کے انٹیلی جنس ہیڈ کوارٹر سے رابطہ قائم کیا جا سکتا تھا۔

"ممکن ہے یہ جگہ تمہیں زیادہ پسند نہ آئے لیکن اس بوٹ ہاؤس کو اس مشن کا ہیڈ کوارٹر بنانے کی ایک خاص وجہ ہے۔" آرنکس نے جیک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "یہ بوٹ ہاؤس ماریہ کے باپ کی ملکیت ہے۔ میلوں دور تک پھیلے ہوئے انگور کے باغات بھی اس کی ملکیت تھے جنگ سے پہلے اس بوٹ ہاؤس کو ایک نہایت آرام دہ اور پرسکون گیسٹ ہاؤس کہا جا سکتا تھا۔ ماریہ کا باپ جب کسی کام کی دیکھ بھال کے لیے یہاں آتا تو رات اسی بوٹ ہاؤس میں بسر کرتا تھا پھر جنگ نے سب کچھ اجاڑ کر رکھ دیا۔ اب ہم نے اس بوٹ ہاؤس کو ایسی صورت دے دی ہے کہ اگر کبھی جرمن فوجی گشت کرتے ہوئے اس طرف آنکلیں تو اسے غیر آباد اور ویران سمجھ کر نظر انداز کر دیں۔"

"کیا تمہاری یہ پناہ گاہ ابھی تک جرمنوں کی نظروں میں نہیں آسکی؟" جیک نے اس کے خاموش ہونے پر پوچھا۔

"ابھی تک تو ہماری حکمت عملی کامیاب رہی ہے۔" آرنکس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ "جرمن گشتی دستے ایک دو مرتبہ اس طرف آچکے ہیں لیکن اسے غیر آباد اور ویران سمجھ کر انہوں نے ... ہمیشہ نظر انداز ہی کیا لیکن گزشتہ رات جو کچھ بھی ہوا ہے اس کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے کہ وہ ایک بار پھر اس طرف کا رخ کریں گے لیکن قطعی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ممکن ہے اب بھی وہ اسے پہلے ہی کی طرح نظر انداز کر دیں۔"

"اور ....!" جیک ماریہ کی طرف دیکھنے لگا۔ خستہ حالت میں ہونے کے باوجود دن کی روشنی میں وہ خاصی حسین نظر آرہی تھی۔ "تمہارے باپ کو کیا ہوا؟" جیک نے جملہ مکمل کر دیا۔ ماریہ کی نظریں جھک گئیں۔ چہرے پر کرب کے آثار ابھر آئے۔ وہ کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن اس کے ہونٹ صرف لرز کے رہ گئے۔

"اس کا باپ!" ماریہ کے بجائے آرنکس وضاحت کرتے ہوئے بولا۔ "جرمنوں کے خلاف زیر زمین مزاحمتی تحریک کا سرگرم رکن تھا۔ وہ ایک پل کو اڑانے کے مشن پر گیا تھا لیکن پکڑا گیا۔ جرمن فیلڈ مارشل گلمٹ کے خاص دستے کے سپاہیوں نے اسے کئی گھنٹوں تک ایک کنوئیں میں الٹا لٹکائے رکھا۔ وہ پہلے اس سے زیر زمین تحریک کے بارے میں پوچھتے رہے لیکن جب اس نے زبان نہیں کھولی تو جرمن بھیڑیوں نے اس کے جسم کے ٹکڑے کر کے اسی کنوئیں میں پھینک دیے۔"

ان کی گفتگو یہیں پر ختم ہو گئی۔ ماریہ اور آرنکس ناشتا تیار کرنے لگے اور جیک اس دوران ریڈیو پر فریکوئنسی سیٹ کر کے لندن کے نام پیغام نشر کرنے لگا۔ رابطہ قائم ہونے پر ہیڈ کوارٹر کو صورت حال سے آگاہ کرتے ہوئے اس نے بتایا کہ وہ پہلے سے طے شدہ منصوبے کے مطابق آج شام ساڑھے سات بجے اپنی کارروائی کا آغاز کرنا چاہتا ہے۔ اسے لندن ہیڈ کوارٹر سے اس مشن کی منظوری دے دی گئی۔

ریڈیو بند کر کے جیک ان دونوں کی طرف متوجہ ہو گیا جو اس دوران ناشتا تیار کر چکے تھے۔ ناشتا بڑی خاموشی سے ہوا۔ بعد میں تلخ کافی کے گھونٹ بھرتے ہوئے ماریہ نے جیک کی طرف دیکھا اور ندامت آمیز لہجے میں گویا ہوئی۔

"گزشتہ رات میں نے تم پر برہمی کا اظہار کیا تھا جس کے لیے میں معذرت خواہ ہوں۔ اب تم نے یہ بھی جان لیا ہو گا کہ اس قسم کی مہمات میں ایک ایک لمحے کا خیال رکھا جاتا ہے اور بیس منٹ تو بہت ہوتے ہیں۔ اس تاخیر کا نتیجہ تمہارے سامنے ہے۔ اگر طیارہ مقررہ وقت پر پہنچ جاتا تو شاید ہمیں اس صورت حال کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔"

"تم ٹھیک کہتی ہو ماریہ!" جیک نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔ "دراصل اس میں قصور ہمارا بھی نہیں تھا۔ پائلٹ کو جنگل میں مطلوبہ جگہ تلاش کرنے میں خاصی دشواری پیش آئی تھی۔ بہرحال، اس بات کو بھول جاؤ۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ تمہارے پاس اس مشن سے متعلق کچھ تصویریں ہیں۔"

"تصویریں آرنکس کے پاس ہیں۔" ماریہ نے آرنکس کی طرف اشارہ کیا۔

آرنکس فرش پر لکڑی کا ایک تختہ ہٹا کر اندر کچھ ٹٹولنے لگا۔ چند سیکنڈ بعد اس نے فرش کے اس خلا سے ایک پھولا ہوا لفافہ برآمد کیا اور اس میں سے تصویریں نکال نکال کر بڑی احتیاط سے فرش پر پھیلانے لگا۔ ہر تصویر گلاسی پیپر پر اور سائز میں آٹھ بائی دس انچ تھی۔

جیک نے سگار سلگا لیا اور کش لگاتا ہوا جھک کر اس تصویر کو دیکھنے لگا جس میں جھیل کے کنارے تین منزلہ ایک خوبصورت عمارت نظر آرہی تھی۔ عمارت کے مرکزی دروازے کے سامنے ایک پول پر جرمن پرچم لہرا رہا تھا جس پر سواستیکا کا نشان صاف نظر آرہا تھا۔ عمارت کے تین اطراف میں خاردار تاروں کی اونچی باڑھ تھی اور متعدد جگہوں پر ریت کی بوریوں کے مورچے بنا کر مشین گنیں نصب کی گئی تھیں۔ عمارت کی چوتھی سمت جھیل کی طرف تھی اور ایک وسیع وعریض چبوترہ پانی کے اندر تک چلا گیا تھا۔ یہ چبوترہ پانی کی سطح سے تقریباً دو فٹ اونچا تھا اور اسے پانی میں آہنی ستونوں کا سہارا حاصل تھا۔ اس خوبصورت عمارت کو اس علاقے میں مقیم جرمن فوجی افسروں کے کلب کی حیثیت حاصل تھی اور پانی پر پھیلے ہوئے چبوترے سے عام طور پر اوپن ایئر ڈائننگ ہال کا کام لیا جاتا تھا۔

"گلمٹ!" آرنکس نے کہتے ہوئے ایک اور تصویر جیک کے سامنے رکھ دی۔ "فیلڈ مارشل ہنرک گلمٹ! جسے فرانس میں تباہی و بربادی کا دیوتا بھی کہا جاتا ہے۔ عمر چھیالیس سال۔ ایس ایس کا ڈپٹی آپریشنز چیف اور ہٹلر کا دستِ راست۔"

تصویر میں جو شخص نظر آرہا تھا اس کا چہرہ زیادہ بارعب نہیں تھا۔ جسم پر ایس ایس کی یونیفارم تھی۔ اگر یہ تصویر سادے لباس میں ہوتی تو جیک اسے جرمن فوج کا فیلڈ مارشل ماننے کو تیار نہ ہوتا۔

"مقبوضہ فرانس پر عملی طور پر گلمٹ ہی کا حکم چلتا ہے۔" آرنکس نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "فرانس میں دس ہزار سے زائد معصوم اور بے گناہ لوگوں کی موت کا ذمہ دار یہی ہے۔ اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ بے گناہ لوگوں کو اپنے فوجیوں کے ہاتھوں قتل ہوتے دیکھ کر بہت خوش ہوتا ہے۔ یہ خود اپنے ہاتھوں سے بھی لاتعداد انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار چکا ہے۔ گلمٹ کو فرانس میں محض اس لیے بھیجا گیا تھا کہ وہ زیرِزمین مزاحمتی تحریک کا خاتمہ کرنے کے علاوہ ہر اس چیز کو تباہ کر ڈالے جس سے جرمنوں کے راستے میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا ہونے کا اندیشہ ہو یا جس سے اتحادیوں کو جرمنوں کے خلاف کسی قسم کی مدد مل سکتی ہو۔"

"یہی پستول ٹھیک رہے گا۔"

"آج رات!" ماریہ نے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔ "ٹھیک ساڑھے سات بجے فیلڈ مارشل گلمٹ منتخب نازی افسروں کے ساتھ کلب کی جھیل کی سمت اوپن ایئر ڈائننگ ہال میں ڈنر میں شریک ہوگا۔ اس ڈنر کو بظاہر میٹنگ کا نام دیا گیا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ بھیڑیے وہاں رنگ رلیاں منانا چاہتے ہیں۔ اس ڈنر میں گلمٹ کے ساتھ فیلڈ مارشل آئرون اور ہٹلر کا پرسنل سیکیورٹی ایڈوائزر جنرل ڈیئرک بھی موجود ہوگا۔"

"عمارت کی تصویر دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ یہاں کے حفاظتی انتظامات خاصے کڑے ہیں۔" جیک نے ایک بار پھر عمارت کی تصویر دیکھتے ہوئے کہا۔

"جو لوگ کلب کی حفاظت پر مامور ہیں انہیں پورے جرمنی کی ایس ایس سے منتخب کیا گیا ہے۔ ان میں گلمٹ کا ذاتی حفاظتی دستہ بھی شامل ہے۔ فرانس میں یہ لوگ خون آشام کے نام سے مشہور ہیں۔ گزشتہ رات کے واقعے کے بعد مجھے یقین ہے کہ قریبی گریزن سے مزید دستے طلب کرلیے جائیں گے۔" آرنکس نے کہا۔

"یا پھر ممکن ہے وہ لوگ ڈنر کی تقریب ہی منسوخ کردیں۔" جیک نے خیال ظاہر کیا۔

"نہیں، گلمٹ کو ہٹلر کی طرف سے برلن واپس پہنچنے کا حکم مل چکا ہے۔ اسے آج رات ڈیئرک، رومیل اور دیگر اعلیٰ افسروں کے ساتھ ہر صورت میں اس ڈنر میں شریک ہونا ہے۔ کیونکہ...!" ماریہ کہتے کہتے رک گئی۔

"رک کیوں گئیں؟" جیک نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"گلمٹ کی خواہش پر اس کے بعض ماتحت افسروں نے رنگ رلیاں منانے کے لیے فرانس کی چند حسین ترین لڑکیوں کو کلب میں طلب کیا ہے۔ اگرچہ جنرل رومیل بھی اس ڈنر میں موجود ہوگا

لیکن اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اسے ان فضولیات سے کوئی دلچسپی نہیں۔ لہٰذا وہ تقریب کے اس حصّے کا ساتھ نہیں دے گا لیکن جہاں تک دوسرے جرنلوں اور گلمٹ کا سوال ہے وہ اس موقعے سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔ گلمٹ کو چونکہ دوبارہ فرانس آنے کی امید نہیں اس لیے وہ ایسے کسی بھی موقع کو ضائع نہیں کرے گا۔" یہ تفصیل ماریہ کے بجائے آرنکس نے بتائی تھی۔

جیک پہلا شخص نہیں تھا جسے جرمن فیلڈ مارشل ہنزک گلمٹ کو موت کے گھاٹ اتارنے کے مشن پر بھیجا گیا تھا۔ اتحادیوں کی انٹیلی جنس طویل عرصے سے اس کے قتل کے منصوبے بنا رہی تھی۔ اس مقصد کے لیے لندن میں ایک باقاعدہ انٹیلی جنس ڈائریکٹریٹ قائم کیا گیا تھا جس میں امریکا کی انٹیلی جنس ایجنسی او۔ ایس۔ ایس، برطانیہ کی ایم۔ آئی۔ فائیو اور فرانس کی فری فرنچ۔ ایف ایف آئی شامل تھی۔ یہ تینوں انٹیلی جنس ادارے مشترکہ طور پر گزشتہ تین سال سے گلمٹ کی سرگرمیوں کی نگرانی کر رہے تھے۔

دبلا پتلا یہ جرمن جرنیل نہ صرف مقبوضہ فرانس میں دس ہزار سے زائد بے گناہ انسانوں کا قاتل تھا بلکہ اس کے حکم پر یورپ کے دیگر مقبوضہ علاقوں میں بھی ہزاروں افراد کو بے دردی سے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا تھا جن میں نوجوانوں کے علاوہ عورتیں، بوڑھے اور شیرخوار معصوم بچے بھی شامل تھے۔ گلمٹ کا خون آشام حفاظتی دستہ بے گناہ انسانوں کو موت کے گھاٹ اتارنے کے لیے ایسے طریقے اختیار کرتا کہ آسمان تک لرز اٹھتا۔ مقبوضہ فرانس میں کئی مثالیں ایسی بھی تھیں کہ لاتعداد لوگوں کو زندہ جلا دیا گیا تھا۔ ان لوگوں کو کسی مکان میں بند کر کے چاروں طرف پٹرول چھڑک کر آگ لگا دی جاتی۔ جو لوگ آگ سے بچنے کے لیے مکان سے باہر نکلنے کی کوشش کرتے انہیں گلمٹ کے خون آشام محافظ گولیوں سے بھون ڈالتے۔

دسمبر ۱۹۴۳ میں جنرل گلمٹ بلجیم میں تباہی پھیلا رہا تھا۔ انہی دنوں امریکی فوج کے ایک کیپٹن بنجامن پارک کو گلمٹ کے قتل کے مشن پر بھیجا گیا۔ کیپٹن پارک کو رات کی تاریکی میں پیراشوٹ کے ذریعہ مقبوضہ بلجیم میں اتار اگیا تھا۔ اتحادیوں کے اس منصوبے کو انتہائی خفیہ رکھا گیا تھا اور انہیں یقین تھا کہ کیپٹن پارک کا یہ مشن ناکام نہیں ہوگا لیکن رات کی تاریکی میں جہاز سے چھلانگ لگانے کے بعد کیپٹن پارک کے پیروں نے جیسے ہی زمین کو چھوا، اس پر چاروں طرف سے گولیوں کی بارش ہونے لگی۔ کیپٹن پارک کا جسم اس طرح چھلنی ہوا تھا کہ اس کی شناخت تک ممکن نہیں رہی تھی۔ صرف گردن سے اوپر چہرے اور سر پر ستر ہ گولیاں لگی تھیں۔

ایک ماہ بعد جنرل گلمٹ کو قتل کرنے کی ایک اور کوشش کی گئی۔ اس مرتبہ اس مشن میں فرانس کی زیرِ زمین مزاحمتی تحریک کے نو بہترین گوریلے شامل تھے۔ انہوں نے اچانک ہی پیرس کے اس ریسٹورنٹ پر حملہ کیا جہاں گلمٹ اس وقت کھانا کھا رہا تھا۔ دونوں طرف سے شدید فائرنگ کے نتیجے میں تین آدمی مارے گئے لیکن گلمٹ صاف بچ نکلا تھا۔ اس واقعے کے بعد ہی جنرل رومیل نے گلمٹ کے بارے میں کہا تھا کہ اس میں کوئی بدروح حلول کر چکی ہے۔

گلمٹ کی نقل و حرکت کے بارے میں آخری اطلاع اتحادیوں کو پیرس کی زیرِ زمین مزاحمتی تحریک کے اس رُکن سے ملی تھی جو ایک مزدور کے بھیس میں فیلڈ مارشل گلمٹ کے ہیڈ کوارٹر میں گھسنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اتحادیوں نے بڑی عجلت میں گلمٹ کے قتل کا منصوبہ تیار کر لیا اور اس مقصد کے لیے جیک کالاہن کا انتخاب کیا گیا جو اُن دنوں امریکا سے لندن پہنچا ہی تھا اور تخریب کاری کے سلسلے میں ابتدائی تربیت حاصل کر رہا تھا۔

جیک کالاہن ڈاکو اور قاتل تھا۔ اس نے امریکا کی ریاست پنسلوانیا میں دہشت پھیلا رکھی تھی۔ آخری مرتبہ لوئس برگ میں ایک بنک لوٹنے کی کوشش میں پکڑا گیا تھا۔ اس کا مقدمہ ابھی عدالت میں پیش نہیں ہو سکا تھا کہ اسے اس شرط پر رہا کرنے کی پیشکش کی گئی کہ وہ اتحادی گوریلوں کے ساتھ جرمنی اور اس کے مقبوضہ علاقوں میں تخریبی سرگرمیوں میں حصہ لے گا۔ لوئس برگ جیل کے سپرنٹنڈنٹ کے مطابق جیک اس مقصد کے لیے موزوں ترین آدمی تھا۔ دہشت اور قتل و غارت اس کی فطرتِ ثانیہ بن چکی تھی۔ جیک نے بڑی خوشی سے یہ پیشکش قبول کر لی لیکن وہ جانتا تھا کہ یہ پیشکش بھی اس کے لیے موت کی سزا سے کسی طرح کم نہیں ہے مگر اس نے صرف یہ سوچ کر اسے قبول کیا تھا کہ اگر مرنا ہی ہے تو کیوں نہ کچھ کر کے مرا جائے۔

جیک کو لوئس برگ کی جیل سے نکال کر لندن بھیج دیا گیا۔ یہاں اسے تخریب کاری کی باقاعدہ تربیت دی جانے لگی لیکن اسی دوران اتحادیوں نے جنرل گلمٹ کے قتل کا منصوبہ بنا لیا اور اس مقصد کے لیے جیک ہی کا انتخاب کیا گیا۔ اس مشن پر روانگی سے قبل جیک کو جو احکامات دیے گئے تھے ان میں ایک حکم نہایت واضح تھا۔

"اگر موقع ملے تو رومیل اور ڈیٹرک کو بھی ٹھکانے لگا دینا لیکن تمہارا پہلا وار فیلڈ مارشل گلمٹ پر ہونا چاہیے۔ گلمٹ کی موت ہی اس مشن کا اصل مقصد ہے۔ اس بھیڑیے کو کسی صورت زندہ نہیں بچنا چاہیے۔"

جیک کے مشن میں ابھی کئی گھنٹے باقی تھے۔ وہ اور ماریہ اسٹین گنیں سنبھالے سیٹروئن ٹرک محفوظ جگہ چھپانے اور اس

علاقے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے نکل گئے۔ ماریہ کے لیے تو یہ علاقہ اجنبی نہیں تھا لیکن جیک کم از کم اتنی معلومات حاصل کر لینا چاہتا تھا کہ وقت آنے پر اسے کسی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

بوٹ ہاؤس سے تقریباً ایک میل دُور ٹرک کو گنجان درختوں کے ایک جھنڈ میں چھپانے کے بعد وہ گھوم پھر کر اطراف کا جائزہ لیتے رہے۔ دُور دُور تک جرمنوں کی موجودگی کے آثار نہیں تھے اور جیک کو یہ جان کر اطمینان ہوا تھا کہ بوٹ ہاؤس کی طرف سے جرمن مشکوک نہیں ہوئے تھے۔ وہ دونوں جھیل کے کنارے درختوں کے سائے میں چلتے رہے۔ فضا میں گھٹن کا احساس ہو رہا تھا۔ وہ ایک جگہ بیٹھ گئے۔ ماریہ کی نظریں جھیل کے پُرسکون پانی کی سطح کو چھوتی ہوئی افق پر مرکوز ہو گئیں۔ افق سے ملتے ہوئے جھیل کے دوسرے کنارے پر جرمن فوجی افسروں کا وہ کلب تھا جس پر آج رات انھیں ریڈ کرنا تھا مگر فاصلہ بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے اس کنارے پر درختوں کے جھنڈ کے علاوہ کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"تم اس مشن سے خوفزدہ تو نہیں؟" جیک نے اس کے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔

"خوف؟" ماریہ نے عجیب سی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔ "محبِ وطن فرانسیسیوں کی لغت میں تمھیں کہیں بھی یہ لفظ نہیں ملے گا۔ ہم یہ لفظ یا اس کے معنی بھول چکے ہیں۔ ہم تو صرف ایک بات جانتے ہیں کہ اپنے وطن کی سرزمین کو ان خونی بھیڑیوں کے تسلط سے آزاد کرانا ہے جنہوں نے یہاں قتل و غارت کا بازار گرم کر رکھا ہے۔"

"تم شاید اپنے باپ کی موت کا انتقام لینے کے لیے مزاحمتی تحریک میں شامل ہوئی ہو؟"

"احمقانہ سوال ہے۔" ماریہ نے اُسے گھورا۔ "میں اپنے باپ کی زندگی میں ہی اس مزاحمتی تحریک میں شامل ہو گئی تھی۔ تمھیں اس تحریک میں مجھ جیسی کئی لڑکیاں نظر آئیں گی۔ تم اسے انتقامی جذبہ کہہ سکتے ہو۔ ہمیں کسی ایک فرد کا انتقام نہیں لینا، ہم ان ہزاروں بے گناہوں کا انتقام لینا چاہتے ہیں جو ان وحشیوں کے جنگی جنون کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ اُن معصوم اور کمسن لڑکیوں کی چیخیں آج بھی فرانس کے گلی کوچوں میں گونج رہی ہیں جنہیں سڑکوں پر پامال کیا گیا۔ ہمیں ان معصوم بچوں کا انتقام لینا ہے جو معصوم اور بے گناہ تھے اور جنہیں ماؤں کی گود سے چھین چھین کر ٹانگیں چیر کر دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ ہمیں ان بوڑھوں کی دردناک موت کا انتقام لینا ہے جو چلنے پھرنے سے معذور تھے لیکن انھیں سڑکوں پر گھسیٹا گیا اور گولیوں کی باڑھ کا نشانہ بنایا گیا۔ ان ہزاروں افراد کی موت کا ذمے دار گلمرٹ ہے۔ میں جب تک اس کے خون سے ہاتھ نہیں رنگوں گی مجھے اس وقت تک چین نہیں آئے گا۔" ماریہ کی آواز بھرّا گئی تھی۔

جیک چند لمحے اس کی طرف دیکھتا رہا پھر مدھم لہجے میں بولا۔ "اتحادی ہائی کمان بھی اس وقت فیلڈ مارشل گلمرٹ کی موت کو سب سے زیادہ اہمیت دے رہی ہے۔ اس سے پہلے اسے موت کے گھاٹ اتارنے کے لیے کئی کوششیں کی گئیں لیکن بدقسمتی سے کوئی شخص بھی کامیاب نہیں ہو سکا اور اب میں اس مہم پر آیا ہوں۔ میرے بارے میں شاید تمھیں زیادہ نہیں بتایا گیا۔"

"صرف اتنا جانتی ہوں کہ تم امریکی فوج کے لیفٹیننٹ ہو۔" ماریہ نے جواب دیا۔

"نہیں۔" جیک کے ہونٹوں پر خفیف سی مسکراہٹ آگئی۔ "آج سے چند روز پہلے میں ایک ڈاکو اور قاتل تھا جس نے امریکا کی متعدد ریاستوں میں دہشت پھیلا رکھی تھی لیکن یہاں آنے اور تمھاری باتیں سننے کے بعد مجھے زندگی میں پہلی مرتبہ یہ احساس ہوا ہے کہ زندگی کا کوئی مقصد بھی ہونا چاہیے۔ مجھے لیفٹیننٹ کا رینک دے کر اس مشن پر بھیجا گیا۔ رینک کی میرے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اگر میں اپنے مشن کی تکمیل میں مارا بھی گیا تو میں سمجھوں گا کہ میری زندگی رائیگاں نہیں گئی۔"

ماریہ حیرت سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ "تمھارے بیوی بچے؟" اس کا لہجہ سوالیہ تھا۔

"پہلے میرا کوئی نہیں تھا لیکن اب اس سرزمین پر بسنے والے سب میرے ہیں۔ میں ان کی خاطر لڑوں گا۔" جیک نے جواب دیا اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بولا۔ "تم نے اپنے بارے میں
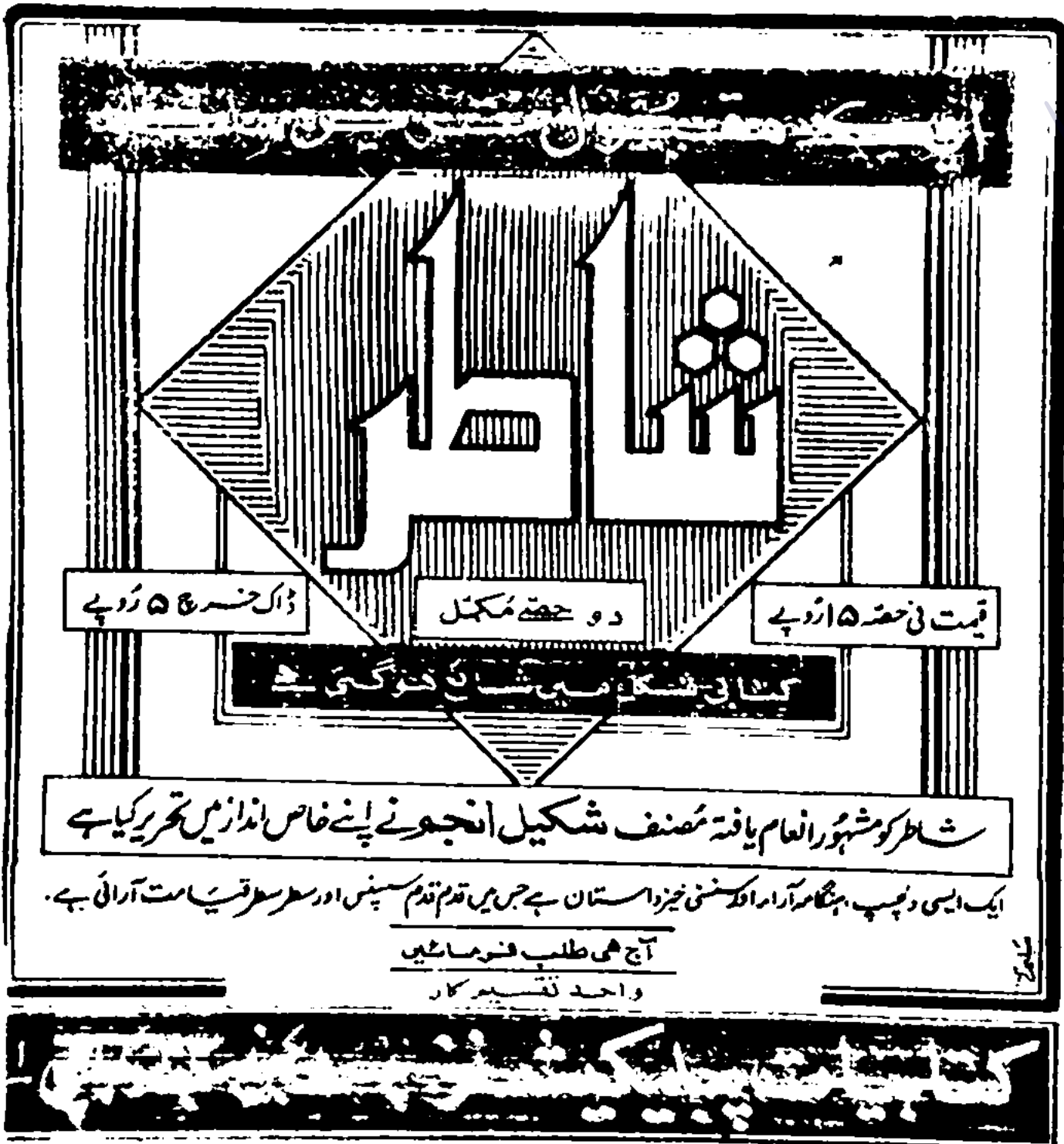
ابھی تک کچھ نہیں بتایا، میرا مطلب ہے تمہارا شوہر....."
"وہ بھی ان ہیبڑیوں کی بھینٹ چڑھ چکا ہے۔" ماریہ کہتے ہوئے اٹھ کر کھڑی ہوگئی۔ جیک نے بھی اسٹین گن کندھے سے لٹکالی اور دونوں بوٹ ہاؤس کی طرف واپس چل پڑے۔

پانچ بج کر بیس منٹ پر سورج غروب ہوگیا اور فضا بتدریج تاریکی کی لپیٹ میں آنے لگی۔ ان کی روانگی میں تقریباً دو گھنٹے باقی رہ گئے تھے۔ جیک نے آخری مرتبہ ریڈیو پر لندن ہیڈکوارٹر سے رابطہ قائم کرکے رپورٹ دی اور روانگی کی تیاری کرنے لگا۔ اسٹین گنوں کے بیرلز پر ربر باندھنے کے بعد انہیں واٹر پروف پولسٹرین کے تھیلوں میں لپیٹ لیا گیا۔ اس کے کچھ ہی دیر بعد وہ تینوں غوطہ خوری کے لباس پہنے اس کشتی پر سوار ہوگئے جسے عام حالات میں استعمال کے قابل نہیں سمجھا جاسکتا تھا۔ آرنکس نے چپو سنبھال لیے تھے۔ جیک آکسیجن ٹینک درست کرتے ہوئے ماریہ سے مخاطب ہوا۔

"ایک اور بات جو تمہارے علم میں نہیں، بتادینا چاہتا ہوں۔ اس مہم کے دوران ہمیں فضائی مدد بھی حاصل ہوگی۔ ٹھیک سات بج کر تیس منٹ پر جب ہم کلب کی عمارت پر ریڈ کریں گے، چار پی، ۴۷ طیارے بھی اس عمارت پر حملہ آور ہوں گے۔ وہ طیارے مشین گنوں سے فائر کرتے ہوئے ہمارے سروں کے اوپر سے گزریں گے۔ جرمنوں کی توجہ حملہ آور طیاروں کی طرف منتقل ہوجانے کے باعث ہمیں اپنے کام میں آسانی رہے گی۔"

ماریہ مسکراتی ہوئی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔ اب اسے یقین ہوچکا تھا کہ ان کا یہ مشن ناکام نہیں ہوگا۔

پانچ بج کر پچاس منٹ پر فیلڈ مارشل ہنرک گلمٹ عمارت سے برآمد ہوا اور وسیع و عریض پلیٹ فارم پر نپے تُلے قدم اٹھاتا ہوا ایک کُرسی پر بیٹھ گیا۔ پلیٹ فارم کے اختتام پر اس کے سامنے تا حدِ نگاہ تاریک جھیل کا پُرسکون پانی پھیلا ہوا تھا۔ وہ گردن گھما کر میز پر رکھی ہوئی شراب کی بوتلوں اور دوسری کرسی پر بیٹھی ہوئی سنہرے بالوں والی اس خوبصورت لڑکی کی طرف دیکھنے لگا جسے آج کی شام کے لیے اس کی پارٹنر کے طور پر منتخب کیا گیا تھا۔ گلمٹ نے اپنے سامنے رکھا ہوا گلاس اٹھا کر اطراف میں دیکھا۔ مختلف میزوں پر اسے نازی جنرل بیٹھے ہوئے نظر آرہے تھے مگر ان میں رومیل موجود نہیں تھا۔ گلمٹ کی بھویں سکڑ گئیں۔ رومیل ایسے موقعوں پر ہمیشہ دامن بچانے کی کوشش کیا کرتا تھا اور گلمٹ کو اس کی یہ عادت قطعی پسند نہیں تھی۔ گلمٹ کے چہرے کے بگڑتے آثار دیکھ کر ڈنر کے منتظم جنرل نے اسے پروگرام شروع کرنے کا اشارہ کیا کیونکہ اس کے خیال میں جنرل رومیل کا انتظار اب بیکار تھا۔ گلمٹ نے گلاس ہونٹوں سے لگالیا اور ایک گھونٹ بھرنے کے بعد اپنے سامنے بیٹھی ہوئی لڑکی کو دیکھنے لگا۔ لڑکی کے ہونٹوں پر خفیف سی مسکراہٹ آگئی جواب میں گلمٹ بھی مسکرادیا۔ پارٹی کے منتظم جنرل نے اسے مسکراتے دیکھ کر اطمینان کا سانس لیا اور دوسرے مہمانوں کی طرف متوجہ ہوگیا۔

چھ بج کر بیس منٹ پر فائٹر گروپ کے چار پی، ۴۷ تھنڈر بولٹ طیاروں نے انگلینڈ میں کینٹ کے ایئر بیس سے ٹیک آف کیا اور فنگر فور کی فارمیشن میں فرنچ کوسٹ کو عبور کرتے ہوئے رات کی تاریکی میں اپنے ہدف کی طرف پرواز کرنے لگے۔
گروپ لیڈر نے گردن گھما کر اپنے ساتھی طیاروں کو دیکھا اور ریڈیو پر ان کے پائلٹوں کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔
"ہوشیار! ہم مقبوضہ فرانس کی فضائی حدود میں داخل ہونے والے ہیں۔ کسی بھی لمحہ کوئی غیر متوقع صورتِ حال پیش آسکتی ہے۔"
جواب میں اوکے کا سگنل ملا اور گروپ لیڈر نے ریڈیو آف کردیا۔

چھ بج کر چالیس منٹ پر جب ڈنر کے دوران ہٹلر کا پرسنل ایڈوائزر ڈیٹرک، فیلڈ مارشل گلمٹ کو کوئی دلچسپ لطیفہ سنا رہا تھا تو ٹھیک اس وقت کلب کی عمارت سے تقریباً ایک ہزار گز دور جھیل میں کشتی پر سوار جیک بڑی دلچسپ نگاہوں سے کلب کی جگمگاتی ہوئی روشنیوں کو دیکھ رہا تھا۔ ہوا کا رُخ جھیل کی طرف تھا موسیقی اور ملے جلے قہقہوں کی آواز ہوا کے دوش پر سوار جیک کی سماعت تک پہنچ رہی تھی۔ جیک نے جُھک کر آکسیجن سلنڈر چیک کیا اور اسے پُشت پر لادنے کے بعد ماریہ اور آرنکس کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ دونوں بھی تیار تھے۔ جیک نے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے مخصوص اشارہ کیا اور نہایت آہستگی سے پانی میں اُتر گیا۔ اس کے فوراً ہی بعد ماریہ اور آرنکس نے کشتی چھوڑ دی۔
برف کی طرح ٹھنڈے پانی میں اُترتے ہی ایک لمحے کو تو وہ کپکپا کر رہ گئے لیکن پھر آہستہ آہستہ پیروں کے فلیپرز کی مدد سے پانی کو پیچھے دھکیلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ واٹر پروف تھیلوں میں لپٹی ہوئی اسٹین گنیں ان کے کندھوں پر موجود تھیں۔ ان اسٹین گنوں کے علاوہ چند ایسی چیزیں بھی موجود تھیں جن سے اس مشن کو کامیاب بنانے میں مدد مل سکتی تھی۔
جیک نے پیچھے مُڑ کر دیکھا۔ ماریہ اور آرنکس اگرچہ تجربہ کار پیراک نہیں تھے لیکن اس کی تیز رفتاری کا ساتھ دینے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے۔ دفعتاً آرنکس کا توازن بگڑ گیا اور وہ پانی میں قلابازیاں کھانے لگا۔ ماریہ اور جیک بیک وقت اس کی

طرف لپکے تھے۔ آرنکس قلابازیاں کھاتا ہوا تیزی سے سطح کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اگر اس کی ٹانگ ماریہ کے ہاتھ میں نہ آجاتی تو چند سیکنڈ میں وہ سطح پر پہنچ جاتا۔ جیک نے اسے توازن درست کرنے میں مدد دی اور وہ تینوں ایک بار پھر گہرائی میں پہنچ کر عمارت کی طرف تیرنے لگے۔

دفعتاً گلمٹ نے ایک جھٹکے سے سیٹ چھوڑ دی۔ وہ چند لمحے تاریکی میں پھیلی ہوئی جھیل کی طرف دیکھتا رہا پھر لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر عمارت میں داخل ہو گیا۔ وہ جیسے ہی ایک کمرے میں داخل ہوا اس کے ساتھ آنے والی لڑکی وہاں پر پہلے سے موجود ایک شخص کو دیکھ کر چونک گئی۔ اُس نے مُڑ کر گلمٹ کی طرف دیکھا اور پھر اس شخص کی طرف دیکھنے لگی۔ ان دونوں میں اسے کوئی فرق نظر نہیں آرہا تھا۔ ایک صورت، ایک قد، ایک جسم اور چہروں کے تاثرات میں بھی کوئی فرق نہیں تھا۔ اس شخص کے جسم پر بھی فیلڈ مارشل کی وردی تھی۔ وہ فیلڈ مارشل گلمٹ کا ڈپلی کیٹ تھا جسے اہم مواقع پر وہ ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتا تھا۔

"سنو!" گلمٹ نے اپنے ہم شکل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "باہر ہمارا کام ختم ہو گیا۔ اب تم میری جگہ پر چلے جاؤ۔ رومیل تو آیا نہیں اور ڈیرک شراب کے نشے میں اس قدر بدمست ہے کہ وہ میری غیر موجودگی کو محسوس نہیں کرے گا۔"

گلمٹ کا ہم شکل لڑکی کی طرف دیکھتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

سات بج کر پانچ منٹ ہو چکے تھے۔ جیک اور اس کے ساتھی کلب کی عمارت کے قریب پہنچ رہے تھے۔ اسی دوران انھیں فضا سے مدد دینے والے طیارے تاریکی کو چیرتے ہوئے اپنے ٹارگٹ کی طرف بڑھ رہے تھے لیکن دفعتاً جرمن فضائیہ کے لڑاکا طیاروں نے ان کا راستہ روک لیا۔

گروپ لیڈر کو جرمن طیاروں کی آمد کا علم اس وقت ہوا تھا، جب اس کے دائیں طرف کا طیارہ شعلوں کی لپیٹ میں آچکا تھا۔ گروپ لیڈر چند لمحے شعلوں میں لپٹے ہوئے طیارے کو بڑی تیزی سے نیچے جاتے ہوئے دیکھتا رہا پھر دشمن کے اس طیارے کی طرف متوجہ ہو گیا جو اس پر حملہ آور ہو رہا تھا۔ گروپ لیڈر نہ صرف اپنے طیارے کو بچانے میں کامیاب ہو گیا تھا بلکہ دشمن کا حملہ آور طیارہ بھی اس کی مشین گن سے نکلنے والی گولیوں کی زد میں آ گیا تھا۔ دشمن کا طیارہ شعلے اور دھواں اگلتا ہوا بڑی تیزی سے قلابازیاں کھاتا ہوا نیچے جا رہا تھا۔

توصیف شام کو دفتر سے واپس لوٹا تو بیگم نے افسردگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "مجھے افسوس ہے ڈیئر! تمھارے سوٹ کی پتلون استری کرتے ہوئے جل گئی۔"

"کوئی بات نہیں۔" توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "میرے پاس اس کے ساتھ کی ایک اور پتلون موجود ہے۔"

"یہ بھی خوش قسمتی کی بات ہے کہ تمھاری الماری میں اس کے ساتھ کی ایک اور پتلون موجود تھی۔" بیگم نے جواب دیا۔ "اسی پتلون کا ٹکڑا نکال کر میں نے جلی ہوئی پتلون پر پیوند لگا دیا ہے۔"

"شٹ!" گروپ لیڈر ریڈیو پر چیخا اور اس کے ساتھ ہی دشمن کے ایک اور طیارے کی فائرنگ سے بچنے کے لیے اس نے بڑی تیزی سے اپنے طیارے کا رُخ موڑ دیا تھا۔ "ہم مقررہ وقت پر اپنے ٹارگیٹ پر نہیں پہنچ سکتے۔ ری ٹریٹ!"

گروپ لیڈر نے مڑ کر دیکھا۔ اس کے دوسرے دونوں ساتھی طیارے بھی پسپائی اختیار کر رہے تھے۔

ٹھیک سات بج کر پچیس منٹ پر جیک کا لاہن نہایت آہستگی سے چبوترے کے نیچے پانی کی سطح پر نمودار ہوا۔ چہرے سے ماسک ہٹا کر اس نے تازہ ہوا میں چند لمبی لمبی سانسیں لیں اور واٹر پروف بیگ میں سے اسٹین گن اور ہینڈ گرنیڈ نکالنے لگا۔ اپنے سر سے صرف چند فٹ اوپر اسے موسیقی اور قہقہوں سے ملی جلی آوازیں سُنائی دے رہی تھیں۔ چند سیکنڈ بعد ماریہ اور آرنکس بھی اس کے قریب ہی پانی کی سطح پر اُبھر آئے۔

چبوترے کے چاروں طرف تقریباً تین فٹ اونچی ریلنگ لگی ہوئی تھی۔ جیک نہایت آہستگی سے پلیٹ فارم کے نیچے پانی میں تیرتا ہوا پلیٹ فارم کے کنارے تک پہنچ گیا اور اس کے اوپر لگی ہوئی ریلنگ کا جائزہ لینے لگا۔ ماریہ اور آرنکس بھی اس کے پیچھے ہی تھے۔ ان سے صرف چند فٹ اوپر پلیٹ فارم پر موجود اعلیٰ جرمن فوجی افسر رنگ رلیوں میں مصروف تھے ــــ اور یہ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ان کے قدموں کے نیچے ان کی موت رینگتی ہوئی ان کی طرف بڑھ رہی ہے۔

کئی نازی آفیسر اور ان کی ساتھی لڑکیاں ڈیرک اور جنرل گلمٹ کے ہم شکل کے گرد جمع تھیں۔ وہ دونوں نشے میں دُھت تھے اور بھدی آوازوں میں جنگی نغمہ گانے کی کوشش

کر رہے تھے جس میں ہٹلر کی تعریف کی گئی تھی۔ ایک ______ فرانسیسی ویٹریس کی چھٹی حس نے شاید اسے آنے والے خطرے سے آگاہ کر دیا تھا۔ وہ متوحش نگاہوں سے اِدھر اُدھر دیکھتی ہوئی پلیٹ فارم سے ہٹ کر عمارت میں چلی گئی۔ فوجی افسروں یا ان کی ساتھی لڑکیوں میں سے کسی نے بھی اس خوفزدہ ویٹریس کو وہاں سے کھسکتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

فضا میں موسیقی اور قہقہوں کی ملی جلی آوازیں مسلسل گونج رہی تھیں۔ عیش و عشرت کے دلدادہ نازی افسروں میں سے کسی کا دھیان بھی جیک کی طرف نہیں گیا تھا جو اس دوران پلیٹ فارم کی ریلنگ پر چڑھ کر اسٹین گن تان چکا تھا۔ پھر دفعتاً ایک خوفزدہ لڑکی کی چیخ سُن کر تمام لوگ اس طرف متوجہ ہو گئے۔ لڑکی نے چیختے ہوئے ریلنگ کی طرف اشارہ کیا اور پھر ایک لمحے کو یوں محسوس ہوا جیسے سب کو سانپ سونگھ گیا ہو۔ وہ سب پھٹی پھٹی سی آنکھوں سے ریلنگ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ جیک نے ان کی بدحواسی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ریلنگ سے پلیٹ فارم پر چھلانگ لگا دی اور راستے میں پڑی ہوئی ایک کرسی کو پیر کی ٹھوکر سے ایک طرف ہٹا کر دونوں پیر پھیلا کر کھڑا ہو گیا اور ایک بھی لمحہ ضائع کیے بغیر فائرنگ شروع کر دی۔ اس دوران ماریہ اور آرنکس بھی ریلنگ پر پہنچ چکے تھے۔ ان دونوں نے بھی ریلنگ سے چھلانگ لگاتے ہی اندھا دھند گولیاں برسانا شروع کر دیں۔ فائرنگ اور چیخوں کی ملی جلی آوازیں عجیب سا تاثر پیش کر رہی تھیں۔

موسلا دھار بارش کی طرح برستی ہوئی گولیاں اپنا کام دکھا رہی تھیں۔ ہڑبونگ میں بیشتر میزیں الٹ چکی تھیں اور لکڑی کے چکنے فرش پر چاروں طرف شراب کی بوتلیں اور برتن بکھرے ہوئے تھے۔ جیک نے اسٹین گن کا رُخ ڈیرک کی طرف گھما دیا جو اپنا زخمی بازو تھامے راہِ فرار اختیار کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ گولیوں نے ڈیرک کا راستہ روک لیا اور وہ حیرت انگیز پھرتی سے مڑ کر ایک الٹی ہوئی میز کے پیچھے چھپ گیا۔ جیک کی اسٹین گن سے نکلی ہوئی گولیاں میز کے آس پاس لکڑی کے فرش سے ٹکرانے لگیں۔ غالباً الٹی ہوئی میز کو محفوظ پناہ گاہ نہ سمجھتے ہوئے ڈیرک میز کے پیچھے سے نکل کر عمارت کی طرف بھاگا لیکن ابھی اس نے تیسرا قدم ہی اٹھایا ہو گا کہ جیک کی اسٹین گن کی ایک گولی اس کے حلق میں پیوست ہو گئی۔ وہ لٹو کی طرح گھوما اور وہیں ڈھیر ہو گیا۔ اس کی کٹی ہوئی شہ رگ سے خون اس طرح بہہ رہا تھا جیسے کسی جانور کو ذبح کر کے ڈال دیا گیا ہو۔

”گلمٹ!“ جیک چیختا ہوا آگے بڑھا۔ اس کا رُخ اس شخص کی طرف تھا جس نے فیلڈ مارشل کی وردی پہن رکھی تھی۔ وہ فیلڈ مارشل جنرل گلمٹ کا ہم شکل تھا۔ اس نے نہایت پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرش پر پڑے ہوئے ڈیرک کے پستول کی طرف چھلانگ لگا دی۔ اس کا ہاتھ ٹھیک پستول کے دستے پر پڑا تھا۔ پھر اس نے ٹریگر دبانے میں ایک لمحے کی بھی تاخیر نہیں کی تھی۔ آگے بڑھتا ہوا جیک رُک گیا۔ اس کے چہرے پر کرب کے تاثرات نمودار ہوئے اور ایک لمحے کو جسم اس طرح تن گیا جیسے تشنج کی کیفیت میں مبتلا ہو لیکن پھر دوسرے ہی لمحے وہ آگے کو جھکتا چلا گیا۔ اس کا ایک ہاتھ پیٹ پر تھا جہاں سے خون کا فوارہ بہہ نکلا تھا۔ گلمٹ کے ہم شکل کی چلائی ہوئی گولی نے اس کے پیٹ میں سوراخ کر دیا تھا۔

خوفزدہ نازی آفیسر پناہ حاصل کرنے کے لیے عمارت کی طرف دوڑ رہے تھے۔ آرنکس گولیاں برساتا ہوا بڑی پھرتی سے دروازے پر پہنچ گیا تاکہ وہ لوگ اندر داخل نہ ہو سکیں۔ اس کی دہاڑتی ہوئی اسٹین گن نے متعدد نازیوں کو ہلاک و زخمی کر دیا تھا لیکن آرنکس کو زیادہ دیر وہاں رُکنے کا موقع نہیں مل سکا تھا۔ اندرونی راہداری سے لاتعداد نازی دوڑتے ہوئے وہاں پہنچ گئے تھے۔ آرنکس نے گھوم کر اسٹین گن کا ٹریگر کھینچ لیا لیکن اسٹین گن خاموش رہی، میگزین خالی ہو چکا تھا۔ اس کی طرف آتے ہوئے نازیوں نے پوائنٹ بلینک پر فائرنگ شروع کر دی۔ آرنکس گھٹنوں پر جھکتا چلا گیا۔ نازی اسے اپنی گرفت میں لینے کے لیے اس کی طرف لپکے لیکن وہ جیسے ہی قریب پہنچے آرنکس نے اسٹین گن کو پوری قوت سے لٹھ کی طرح گھمایا۔

پلیٹ فارم پر موجود بعض نازی آفیسر اور ان کی ساتھی لڑکیاں، ماریہ اور جیک کی اسٹین گنوں سے نکلنے والی گولیوں سے بچنے کے لیے پاگلوں کی طرح چیختے ہوئے چاروں طرف دوڑ رہے تھے۔ ان میں سے بعض نے جھیل میں چھلانگ لگا دی تھی۔ اس وقت تک لاتعداد نازی دوڑتے ہوئے عمارت سے باہر آ گئے تھے اور انہوں نے بائیں طرف سے ماریہ پر فائرنگ شروع کر دی تھی۔

ماریہ کو ایک لمحے کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم پر زلزلے کی سی کیفیت طاری ہو گئی ہو۔ لاتعداد گولیاں اس کے جسم میں پیوست ہو گئی تھیں۔ اس کے ہونٹ بھنچ گئے اور ایک سسکاری سی نکل کر رہ گئی۔ اس کی آنکھوں میں بے پناہ کرب تھا۔ وہ لہرا کر گری۔ اس کے جسم کے متعدد حصوں سے خون بہہ رہا تھا لیکن اس کے باوجود گرتے ہوتے وہ چیخ کر جیک کو خبردار کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

”گلمٹ.... گلمٹ کو روکو.... وہ بھاگ رہا ہے....“

جیک پر پستول سے فائر کرنے کے بعد گلمٹ کا ہم شکل سمجھا تھا کہ شاید وہ ختم ہو چکا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے فرار ہونے میں عافیت سمجھی۔ ماریہ کی آواز سُن کر جیک ایک

جھٹکے سے سیدھا ہو گیا اور اسٹین گن کا پورا میگزین دوڑتے ہوئے گلمٹ کے ہم شکل پر خالی کر دیا۔ اس کا جسم چھلنی ہو گیا۔ کئی گولیاں اس کے چہرے پر بھی لگی تھیں جس سے اس کی صورت بگڑ کر رہ گئی تھی۔

جیک کے ہونٹوں پر خفیف سی مسکراہٹ آ گئی لیکن اگر اسے یہ معلوم ہو جاتا کہ فیلڈ مارشل کی وردی میں ملبوس یہ شخص دراصل گلمٹ نہیں تھا تو پھر بھی وہ شاید کچھ نہ کر سکتا۔ اس کا جسم سامنے سے چلائی جانے والی گولیوں سے چھلنی ہو چکا تھا۔ اس کے ہاتھ سے اسٹین گن چھوٹ گئی اور وہ فرش پر ڈھیر ہو گیا۔

جیک کالاہن خون کے تالاب میں بے حس و حرکت پڑا تھا۔ وہ زندہ تھا لیکن اس میں جسم کے کسی حصّے کو حرکت دینے کی سکت نہیں رہی تھی البتہ اس کی آنکھوں کی پتلیاں حرکت کر رہی تھیں اور وہ چت پڑا تاریک خلا میں گھور رہا تھا۔

فائرنگ بند ہو چکی تھی۔ ماریہ اور آرنکس ختم ہو گئے تھے۔ متعدد نازی آفیسر جیک کے گرد گھیرا ڈالے کھڑے تھے جس کے ہاتھ بھی خون میں لتھڑے ہوئے تھے۔

"گلمٹ مر گیا.... تاریکی کا دیوتا.... ختم ہو گیا میں نے.... اسے مار دیا...." جیک مٹھیاں بھینچتے ہوئے بولا۔

اسکی بات کا جواب دینے کے بجائے اس کے گرد کھڑے ہوئے نازی عمارت کی طرف سے آنے والے شخص کو راستہ دینے کے لیے ایک طرف ہٹ گئے۔ وہ شخص قریب پہنچ کر جیک پر جھک گیا، وہ فیلڈ مارشل گلمٹ تھا۔

"تم نے میرے ہم شکل کو مارا ہے مسٹر!" گلمٹ کرخت لہجے میں بولا۔ "وہ میرا ہم شکل تھا جو اس قسم کی تقریبات میں میری جگہ لوگوں کے سامنے آیا کرتا تھا۔ آج بھی اس تقریب میں وہ میری نمائندگی کر رہا تھا جبکہ میں عمارت کے اندر ایک کمرے میں موجود تھا۔ تم نے صرف ایک اداکار کو قتل کیا ہے لیکن میں اس کی تعریف ضرور کروں گا۔ وہ واقعی بہت اچھا اداکار تھا۔ آج تک کوئی بھی اس کی اصلیت نہیں جان سکا تھا۔"

"نہیں.... تم مر چکے ہو...." جیک کے ہونٹوں سے مدّھم سی آواز نکلی۔

فیلڈ مارشل گلمٹ کے کچھ کہنے سے پہلے ہی پلیٹ فارم پر ایک بار پھر بھگدڑ سی مچ گئی۔ جھیل کی طرف سے آنے والے طیاروں کی دہاڑتی ہوئی آواز لوگوں کی چیخوں پر حاوی ہو رہی تھی۔ یہ ان تین پی ۴۷... لڑاکا طیاروں کی آواز تھی جو جرمن طیاروں سے بچ کر ایک طویل چکّر کاٹنے کے بعد یہاں پہنچے تھے۔ دہاڑتے ہوئے طیارے مشین گنوں کی گولیوں کی بارش برساتے ہوئے نکل گئے لیکن انھوں نے واپس آنے میں کسی تاخیر کا مظاہرہ نہیں کیا تھا۔ باری باری حملہ آور ہوتے ہوتے طیارے کلب کی عمارت اور اس کے کھلے ٹیرس پر گولیاں برسا رہے تھے۔ فیلڈ مارشل گلمٹ نہایت پھرتی سے فرش پر لیٹ گیا اور جیک کے جسم کی آڑ لینے کی کوشش کرنے لگا۔ اسے اتنا موقع نہیں مل سکا تھا کہ بھاگ کر عمارت میں پناہ حاصل کر سکتا۔ گولیاں موسلا دھار بارش کی طرح برس رہی تھیں۔

جیک نے گھٹنوں کے سہارے اٹھنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا لیکن وہ اپنا ایک ہاتھ پہلو میں پتلون کی جیب تک لے جانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اس کی انگلیاں کسی چیز سے ٹکرائیں جسے اس نے گرفت میں لے لیا دوسرا ہاتھ اس نے نہایت سختی سے جنرل گلمٹ کی کلائی پر جما دیا تھا۔ اس کا سیدھا ہاتھ جب سامنے آیا تو گلمٹ لرز اٹھا اس میں ہینڈ گرنیڈ تھا جسے جیک بیلٹ کے ہک سے نکالنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

فیلڈ مارشل گلمٹ اپنا ہاتھ جیک کی گرفت سے چھڑانے کی کوشش کرنے لگا لیکن اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی کلائی کسی آہنی شکنجے میں پھنس چکی ہو۔ جیک کا ہینڈ گرنیڈ والا ہاتھ منہ تک پہنچ چکا تھا اور وہ دانتوں سے پن نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ جنرل گلمٹ نے دوسرے ہاتھ سے ہولسٹر میں لٹکا ہوا ریوالور نکال لیا اور پورا چیمبر جیک کے چہرے پر خالی کر دیا۔ جیک کا گرنیڈ والا ہاتھ ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹا، پن اس کے بھنچے ہوئے دانتوں میں پھنس کر رہ گئی تھی۔ گلمٹ نے زوردار جھٹکا دے کر اپنا ہاتھ چھڑایا اور اس کے ساتھ ہی جیک کے ہاتھ میں دبا ہوا گرنیڈ پھٹ گیا۔ ایک کان پھاڑ دینے والا دھماکا ہوا اور فیلڈ مارشل گلمٹ کے، ساتھ جیک کے جسم کے بھی پرخچے اُڑ گئے۔

اس کے چھ گھنٹے بعد رات ڈیڑھ بجے ایک یو سی ۴۶ طیارہ اسی جنگل پر چکّر لگا رہا تھا جہاں گزشتہ رات اسی قسم کا طیارہ جیک کالاہن کو نیچے اترا تھا۔ پائلٹ کو رن وے پر روشنی کا کوئی سگنل دکھائی نہیں دیا تو اس نے طیارے کا رُخ موڑ دیا۔ وہ لیفٹیننٹ جیک کالاہن کو لینے آیا تھا لیکن اب وہ سوچ رہا تھا کہ غالباً جیک جس مشن پر آیا تھا، اس میں کامیاب نہیں ہو سکا۔

واپسی کا رُخ اختیار کرتے ہوئے پائلٹ نے جھیل کے کنارے ایک عمارت سے آگ کے شعلے اُٹھتے ہوئے دیکھے تو وہ محض سر ہلا کر رہ گیا۔
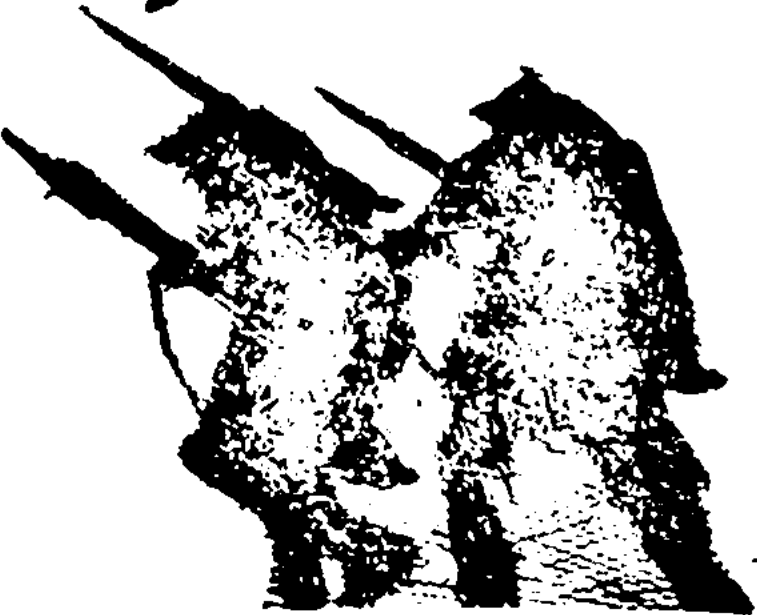
KILL THE NAZI BUTCHER
Ronald F.Drucker